البرفاؤنڈیشن، ممبئی سے ہر پندرہ دن پر شائع ہونے والا فولڈر ,, **جمعہ کا پیغام**

,, جس میں قارئین نے زبان کی حفاظت، اس کے فوائد وثمرات سے متعلق کچھ باتیں پڑھی ہونگی، اسی سلسلے کی یہ دوسری قسط ہے جس میں ,, زبان کی چند آفتوں اور ہلاکت خیزیوں کا اختصار کے ساتھ ذکر کیا گیا ہے،،

ا۔استہزاء ومذاق: اللہ رب العالمین کا ارشاد ہے: اے ایمان والو! تمہارا کوئی گروہ دوسرے گروہ کا مذاق نہ اڑائے، ہوسکتا ہے کہ وہ مذاق اڑانے والوں سے بہتر ہو، نہ ہی عورتیں دوسری عورتوں کا مذاق اڑائیں، ہوسکتا ہے کہ وہ ان سے بہتر ہوں، اور ایک دوسرے پر طعنہ زنی نہ کرو اور نہ ہی ایک دوسرے کے برے نام رکھو، ایمان لانے کے بعد فسق میں نام پیدا کرنا بہت بری بات ہے، اور جو لوگ ان باتوں سے باز نہ آئیں وہی ظالم ہیں (الحجرات:۱۱) یہ زبان کی آفتوں میں سے ہے کہ کسی مسلمان کا استہزا کیا جائے، دراصل مذاق اڑانے کی دو ہی وجہ ہوسکتی ہے: ایک مذہبی یا نظریاتی اختلاف کا ہونا، دوسرے: مخاطب کو اپنے سے کمتر اور حقیر سمجھنا، عموما استہزاء ومذاق ہی لڑائی جھگڑے کا سبب بنتے ہیں،

اس لئے ہمیں یہ معاشرتی آداب سکھایا گیا کہ ایسی بداخلاقی سے اجتناب کرنا چاہیے جو اسلامی اخوت و بھائی چارگی اور میل محبت کی راہ میں روڑہ بنے، کسی کی ٹوہ اور تجسس میں پڑنا، اس پر آوازیں کسنا، کسی کی نقل اتارنا، طنزیہ اشارے کرنا، کسی فعل یا حرکت میں عیب جوئی کرنا شریعت کی نظر میں قبیح قسم کی بداخلاقی ہے کیونکہ یہ چیزیں معاشرتی تعلقات کے بگاڑ کا ذریعہ ہیں، سیدنا ابو برزہ الاسلمی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے زبان سے اقرار کرنے والوں کی جماعت جن کے دلوں میں (ابھی تک) ایمان داخل نہیں ہوا ہے، مسلمانوں کی غیبت نہ کرو، ان کی عزت وآبرو کے پیچھے نہ پڑو، جو شخص ان (اہل ایمان) کی عزتوں کو اچھالنے کی کوشش کرے گا، تو اللہ اس کی عزت وآبرو کو پامال کردے گا، جس کی عزت وآبرو اور عیوب ونقائص کے پیچھے اللہ تعالی پڑ جائے، اسے اس کے گھر میں (اگرچہ وہ لوگوں سے اپنے گھر میں چھپا ہوا ہو) ذلیل اور رسوا کردے گا،، (صحیح الترغیب والترہیب: ۲۳۴۰، حسن صحیح) صاحب عون المعبود لکھتے ہیں: اس حدیث میں اس بات پر تنبیہ کی گئی ہے کہ مسلمان کی غیبت منافق کا شعار ہے مومن کا نہیں (عون المعبود: ۱۳/۲۲۴)

صحیح مسلم کی روایت ہے جس میں رسول اکرم ﷺ فرماتے ہیں: **ایک آدمی کے برا ہونے کے لئے کافی ہے کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کو حقیر سمجھے، اور ہر مسلمان کا خون اس کا مال، اس کی عزت (سے کھلواڑ) دوسرے مسلمان پر حرام ہے،** (رقم الحدیث: ۶۷۰۶) ,, اگر کسی کے بدصورت ہونے پر

مذاق اڑایا جائے تو یہ جاننا چاہیے کہ جس کا مذاق اڑایا جارہا ہے اس کا بنانے والا اللہ ہے: ,, وہی وہ ذات ہے جو رحم مادر میں جیسا چاہتا ہے تمہاری صورت بناتا ہے (آل عمران: ۶) اور اگر کسی کو غربت وافلاس کی بنا پر حقیر اور ذلیل سمجھا جائے تو اللہ تعالی کے اس فرمان کو یاد رکھنا چاہیے: ,, آپ کہہ دیجئے کہ: **بیشک میرا پروردگار اپنے بندوں میں سے جس کی چاہتا ہے روزی کشادہ کردیتا ہے اور جس کی چاہتا ہے تنگ کردیتا ہے،،** (سبأ: ۳۹)

لہذا استہزاء ومذاق زبان کی شرارتوں میں سے ایک ہے، جس اجتناب کرنا چاہیے۔

۲۔جھوٹ بولنا: جھوٹ زبان کی ہلاکت خیزیوں میں سے ایک ہے، جس کی وجہ سے سماج و معاشرہ میں بڑی بے چینیاں، قلق واضطراب اور شر وفساد پیدا ہوتا ہے، جھوٹ سچائی کی ضد ہے، اللہ تعالی فرماتا ہے: بیشک منافقین (اپنے قول وعمل میں) جھوٹے ہیں (المنافقون: ۱) جھوٹ کہتے ہیں: **هو الاخبار بالشيء على خلاف ما هو عليه سواء كان عمدا ام خطأ** (فتح الباری: ۶/۲۴۲) ,, کسی چیز کے بارے میں اس کی حقیقت کے خلاف خبر دینا، چاہے ایسا کرنا عمدا ہو یا غلطی سے،،

کذب کی دو قسمیں ہیں: ۱ ایک یہ کہ اللہ اور اس کے رسول پر عمدا جھوٹ باندھا جائے، ایسے شخص کا ٹھکانہ جہنم ہے، جیسا کہ اللہ تعالی کا ارشاد ہے: اس شخص سے بڑا ظالم کون ہوگا جو اللہ پر جھوٹ باندھے، یا اس کی طرف سے آنے والی حق بات کو جھٹلائے، کیا ایسے بے ایمانوں کا ٹھکانہ جہنم نہیں ہے؟،، (العنکبوت: ۶۸) نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں: جو شخص جھوٹ کو جانتے ہوئے میری طرف منسوب کرکے بیان کرے تو وہ جھوٹوں میں سے ایک ہے (صحيح ابن ماجه: ۳۸) دوسری روایت میں فرمایا: جس نے جان بوجھ کر میرے اوپر جھوٹ باندھا وہ اپنا ٹھکانہ جہنم بنالے،، (صحیح بخاری: ۱۱۰)

جھوٹ کی دوسری قسم یہ کہ عام لوگوں سے جھوٹ بولنا، بات چیت میں، لین دین اور معاملات وغیرہ میں، یہ بھی کبیرہ گناہ میں سے ہے، نبی کریم ﷺ نے منافق کی ایک خصلت بتائی ہے کہ: ,, جب وہ بات کرے تو جھوٹ بولے،، (بخاری: ۳۳) مومن بندوں کے لئے اللہ تعالی کا حکم یہ ہے کہ ,, اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو، اور سچے لوگوں کا ساتھ دیا کرو،، (التوبہ: ۱۱۹)

اسی طرح جھوٹی شہادت اور گواہی دینا اکبر الکبائر میں سے ہے: اللہ تعالی فرماتا ہے: مومن وہ ہیں جو جھوٹی گواہی نہیں دیتے (لفرقان: ۷۲) نبی کریم ﷺ نے تین مرتبہ فرمایا: کیا میں تمہیں سب سے بڑے گناہوں کے بارے میں نہ بتادوں، صحابہ کرام نے کہا کیوں نہیں اے اللہ کے

رسول: آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ کے ساتھ شرک کرنا، والدین کی نافرمانی کرنا، آپ ٹیک لگائے کر بیٹھے ہوئے تھے، پھر سیدھا ہوکر بیٹھ گئے اور فرمایا: خبردار! جھوٹی گواہی دینا، راوی کہتے ہیں: آپ بار بار یہی بات دہراتے رہے حتی کہ ہم نے کہا کاش کہ آپ خاموش ہوجاتے (بخاری ۲۶۵۴) آج مسلمانوں کے معاشرہ میں اس قدر جھوٹ بولنا عام ہوگیا ہے کہ کتنے لوگ ایسے ہیں ان کے نزدیک جھوٹ بول کر کسی بھی طرح کی دنیاوی منفعت حاصل کرلینا کوئی گناہ ہی نہیں سمجھا جاتا، خاص طور پر معاملات اور بیع وشراء میں حاجی نمازی اور بڑے بڑے جبہ ودستار فراٹے سے جھوٹ بولتے اور حرام طریقے سے دوسروں کا مال غصب کرلیتے ہیں،

نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جس نے اپنی قسم کے ذریعہ اپنے کسی مسلمان بھائی کے حق کو غصب کرلیا، تو اللہ تعالی اس کے لئے جہنم کو واجب اور جنت کو حرام کردیتا ہے، ایک شخص نے کہا اے اللہ کے رسول ! اگرچہ وہ معمولی ہی ہو؟ آپ نے فرمایا: اگرچہ وہ پیلو کا مسواک ہی ہو/صحیح مسلم: ۳۷۰) قارئین! اگر ہم اس وعید پر چند منٹ رک کر سوچیں اور پھر اپنے معاشرہ کا جائزہ لیں کتنے لوگ ہیں جنہوں نے اپنے بھائیوں تک کا حصہ غصب کرلیا ہے، استغفر اللہ! ہم اللہ کے پاس کیا جواب دیں گے، لہذا جھوٹ زبان کی شرانگیزیوں میں سے ایک ہے جس سے بچنا چاہئے۔

۳۔غیبت اور چغلخوری کرنا: غیبت کے بارے میں اللہ تعالی فرماتا ہے: اور تم میں سے کوئی کسی کی غیبت نہ کرے، کیا تم میں سے کوئی بھی اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھانا پسند کرتا ہے؟ تم کو اس سے گھن آئے گی/ الحجرات: ۱۲)

غیبت کی تعریف: نبی کریم ﷺ نے صحابہ کرام سے پوچھا: کیا تم جانتے ہو غیبت کسے کہتے ہیں؟ کہا اللہ اور اس کے رسول بہتر جانتے ہیں، آپ نے فرمایا: تمہارا اپنے بھائی کا اس طرح ذکر کرنا (کہ اگر وہ سنے) تو ناپسند کرے، کہا گیا: جو میں کہہ رہا ہوں اگر وہ چیز میرے بھائی کے اندر پائی جاتی ہے تب بھی غیبت ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اسی کو غیبت کہتے ہیں، اگر تم وہ بات کہو جو تمہارے بھائی میں نہیں ہے تو گویا تم نے اس پر بہتان لگایا ہے/مسلم: ۶۷۵۸)

اور بہتان باندھنا اس سے بھی سخت گناہ ہے،

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں ایک مرتبہ میں نے نبی کریم ﷺ سے کہا : اے اللہ کے رسول ! صفیہؓ کا ایسا ایسا ہونا آپ کے لئے کافی ہے، (یعنی وہ ناٹے قد کی ہیں) آپ نے فرمایا: تم نے

ایک ایسا کلمہ کہہ دیا ہے کہ اگر اسے سمندر کے پانی میں ملا دیا جائے تو اس کا پانی گندلا ہو جائے گا، (سنن الترمذی:۲۵۰۲،صحیح) بکر بن منیرؒ کہتے ہیں: میں نے محمد بن اسماعیل بخاریؒ کو بیان کرتے ہوئے سنا وہ کہہ رہے تھے: مجھے پوری امید ہے کہ جب میں اللہ تعالی سے ملاقات کروں گا تو اللہ تعالی مجھ سے کسی کی غیبت کے بارے میں سوال نہیں کرے گا (فتح الباری: ج ا ص:۴۸۰)

یعنی میں نے اپنی زبان کی اس قدر حفاظت کی ہے کہ پوری زندگی میں نے کسی کی غیبت نہیں کی ہے

نمیمہ کہتے ہیں: **نقل كلام الناس بعضهم الى بعض على جهة الافساد بينهم** (الاذکار للنووی : ۷۸۵)لوگوں کی باتوں کو فساد کی نیت سے ایک دوسرے کے درمیان نقل کرنا ،،سیدنا انس بن مالکؓ بیان کرتے ہیں: نبی کریم ﷺ نے پوچھا تم جانتے ہوا ''**العضه**'' کسے کہتے ہیں: صحابہ نے فرمایا: اللہ اور اس کے رسول ہی بہتر جانتے ہیں، آپ نے فرمایا: دو لوگوں کے درمیاں فتنہ بر پا کرنے کے لئے ایک شخص کی بات کو دوسرے کے پاس نقل کرنا (سلسلہ صحیحہ للالبانی: ۸۴۵) اللہ تعالی فرماتا ہے: اے نبی: آپ کسی ایسے شخص کا کہا نہ مانئے جو زیادہ قسمیں کھانے والا بے وقار عیب گو چغلخور رہے،، (القلم:۱۰،۱۱)

آپ ﷺ فرماتے ہیں: تم سب سے برا دو چہرے والے کو پاؤ گے، جو ادھر ایک چہرہ لئے آتا ہے اور اُدھر دوسرا چہرہ لئے آتا ہے (صحیح بخاری:۳۴۹۴) یہ وہ چغلخور شخص ہے جو ادھر کی ادھر کرتا اور لوگوں کے درمیان فساد بر پا کرتا ہے، آپ ﷺ فرماتے ہیں: چغلخور جنت میں داخل نہ ہوگا (مسلم: ۳۰۳) آپ نے فرمایا: ایک شخص کو چغلخوری کے سبب قبر میں عذاب ہو رہا ہے (صحیح بخاری:۲۱۸) حتی کہ آپ ﷺ نے اس حد تک احتیاط کرنے کی تعلیم دی ہے کہ جب تم میں سے کوئی شخص وفات کر جائے تو تم اس کی عزت و آبرو کے پیچھے نہ پڑو، (صحیح الجامع:۷۹۴)

یہ وہ معاشرتی آداب ہیں جس کے بارے میں زبان کو آزاد چھوڑ دینے سے سوء زنی پیدا ہوتی ہے، اور شیطان کو اس کے ذریعہ سے دلوں میں نفرت و عداوت کا بیج ڈالنے کا موقع مل جاتا ہے، ان دلائل کی روشنی میں یہ بات پوری طرح واضح ہو جاتی ہے کہ غیبت و چغلخوری زبان کی آفتوں اور ہلاکت خیزیوں میں سے ہے جس سے ہر مسلمان مرد و عورت کو بچنا چاہیے،

۴۔ گالی گلوچ اور لعن طعن کرنا: لعن طعن اور گالی گلوچ کرنا بڑی بداخلاقی اور بری عادت ہے، شریعت اور دین کی نظر میں ایک سنگین جرم اور خطرناک گناہ ہے، تجربہ شاہد ہے عام طور پر لڑائی جھگڑا اور فتنہ و فساد کا آغاز گالی گلوچ ہی سے ہوتا ہے، یہ ایک عمومی بلوی ہے کہ سماج و معاشرے کا ہر فرد اس

کا عادی بنتا جا رہا ہے، چھوٹے چھوٹے بچے ایسی فحش گالیاں دیتے ہیں کہ سن کر انسان شرمندہ ہو جائے ، نبی کریم ﷺ نے خاص طور پر عورتوں کے بارے میں بیان فرمایا: اے عورتوں کی جماعت صدقہ کیا کرو، میں نے تمہیں جہنم میں سب سے زیادہ دیکھا ہے، ایک عورت نے اس کی وجہ دریافت کیا: آپ نے فرمایا: تم لعن طعن زیادہ کرتی اور شوہروں کی نافرمانی کرتی ہو،/ بخاری: ۳۰۴) آپ ﷺ نے فرمایا: جو شخص کسی مومن (مرد و عورت) کو لعن طعن کرے تو وہ اسے قتل کر دینے جیسا ہے/ صحیح بخاری: ۶۰۴۷) آپ فرماتے ہیں: ایک شخص جب کسی چیز پر لعنت بھیجتا ہے تو وہ لعنت آسمان کی طرف چڑھتی ہے، آسمان کا دروازہ بند کر دیا جاتا ہے، پھر زمین کی طرف واپس آتی ہے ،تو اس ملعون شیء کو چھوڑ کر زمین کا دروازہ بند کر دیا جاتا ہے، پھر وہ دائیں اور بائیں جاتی ہے مگر جب کوئی راستہ نہیں پاتی تو جس پر لعنت بھیجی گئی ہے اس کی طرف جاتی ہے، اور اگر وہ اس لعنت کا مستحق نہیں ہے تو وہ اپنے کہنے والے کی طرف لوٹ جاتی ہے/ صحیح الجامع:۱۶۷۲)

اخلاقی قدریں مٹ رہی ہیں، اور انسان اس قدر خود سر اور بداخلاق ہو چکا ہے کہ آپسی رشتوں تک کا کوئی وقار باقی نہیں رہ گیا ہے، کتنے لوگ ہیں جو اپنے ماں باپ کو گالیاں دیتے ہیں، عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کہ یہ بڑے کبیرہ گناہوں میں سے ہے کہ آدمی اپنے ماں باپ کو لعن طعن کرے، صحابہ کرام نے پوچھا: اللہ کے رسول ایک آدمی اپنے والدین کو کیسے لعن طعن کر سکتا ہے، آپ نے فرمایا: وہ دوسرے کے ماں باپ کو گالیاں دیتا ہے تو وہ اس کے ماں باپ کو گالیاں دیتا ہے/ بخاری: ۵۹۷۳)

بے شرمی و بے حیائی اس حد تک عام ہو چکی ہے کہ لوگ آپس میں ماں بہن کی گالیاں دیتے اور مسکرا کر کہتے ہیں: کیا ہوا میرے دوست نے گالی دی ہے، ہمارا آپس میں مذاق چلتا ہے، ہم اس کا برا نہیں مانتے، آج گالی ایک فیشن اور عادت بن چکی ہے، دو لوگ ایک دوسرے کو جتنی زیادہ گالیاں دیں تو سمجھا جاتا ہے کہ یہ آپس میں بہت فری ہیں، یہ بیہودہ گوئی لچر پن، بدزبانی اور دشنام طرازی ہمارے بگڑے ہوئے سماج کا حصہ بنتا جا رہا ہے، نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں: دو گالی گلوچ کرنے والے آپ میں جس قدر برا بھلا کہتے ہیں وہ اس پر ہے جس نے اس کی ابتداء کی ہے جب تک کی مظلوم زیادتی نہ کرے (مسلم: ۶۷۵۶)

اللہ تعالی ہم سب کو ان بری عادتوں سے بچنے کی توفیق دے،

SMILE PRINT, Chembur-9819889864

کی تباہ کاریاں

ناشر:

البر فائونڈیشن

۱، ونجارا مینسن، گن پاؤڈر روڈ، مجگاؤں، ڈاکیا ڈ روڈ، ممبئی ۱۰۔

موبائل: Cell : 09769403571 / 09987021229

ای میل: albirr.foundation@gmail.com

ویب سائڈ: www.albirr.in